Regd. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
ماہوار ۲½ ″

یوم سہ شنبہ

فی پرچہ ۱؍

۱۳؍ جمادی الثانی ۱۳۷۱ھ

جلد ۴۰/۶ | ۱۱؍ امان ۱۳۳۱ ہش ۱۱؍ مارچ ۱۹۵۲ء | نمبر ۶۱

قیمتوں میں کمی پر تشویش کا اظہار

چاٹگام ۱۰ فروری۔ چاٹگام کے مسلم ایوان تجارت نے پٹ سن سرسوں اور تیل کی قیمتوں میں کمی پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک مراسلہ کے ذریعہ وزیر تجارت مسٹر فضل الرحمٰن سے یہ خواہش کی ہے کہ پٹ سن کی کم سے کم قیمت ۳۵ روپے مقرر کی جائے۔ اور اس کے برآمدی محصول میں کمی کر دی جائے۔

قرضے دینے کے لئے کمیٹی کا تقرر

قاہرہ ۱۰ مارچ۔ حکومت مصر نے ایک کمیٹی مقرر کی ہے جو ان لوگوں کو قرضے دے گی جن کی جائدادوں کو جنوری کے فسادات میں نقصان پہنچا ہے۔

کیوبا میں فوج کی مدد سے حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا

صدر حکومت اعلیٰ احکام اور وزراء مملکت حراست میں لے لئے گئے۔ پولیس کی تمام چوکیوں پر فوج کا قبضہ

ہوانا ۱۰ مارچ کیوبا میں وہاں کے ایک سابق صدر جنرل بتستا حکومت کا تختہ الٹنے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ آج کیوبا کی بری اور بحری فوج نے دارالحکومت کی تمام پولیس چوکیوں پر قبضہ کر لیا۔ نیز حکومت کیوبا کے صدر اور اعلیٰ احکام جن میں وزراء مملکت بھی شامل ہیں زیر حراست لے لئے گئے۔ صدر کے محل کے چاروں طرف آج سہ پہر باغیوں اور پولیس کے سپاہیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں جن میں دو آدمی ہلاک اور کئی زخمی ہوئے۔ جنرل بتستا چار سال تک امریکہ میں جلاوطنی گزارنے کے بعد تین سال ہوئے کیوبا واپس آئے تھے

سرحد میں موروثی مزارعین کی ایک بڑی تعداد نے معاوضہ ادا کر کے مالکانہ حقوق حاصل کر لئے

پشاور ۱۰ مارچ۔ ضلع ہزارہ میں ۱۹۵۰ء کے قانون لگانداری کے تحت موروثی مزارعین کی ایک بڑی تعداد معاوضہ ادا کرنے کے بعد زمینوں کی مالک قرار دیدی گئی ہے۔ معاوضہ کی کل رقم کا اندازہ ساڑھے آٹھ لاکھ روپے سے کچھ زیادہ ہے۔ اس میں سے موروثی کاشتکار ۷ لاکھ کے قریب ادا کر چکے ہیں۔ کچھ کاشتکار ایسے ہیں جنہوں نے معاوضہ کی رقم ابھی ادا نہیں کی۔ جب وہ اپنے حصے کی رقم ادا کر دیں گے۔ تو انہیں بھی مالک قرار دیدیا جائے گا۔

آج سرحد اسمبلی میں بجٹ ۵۳-۱۹۵۲ء کے اندازے منظور کر لئے گئے۔ حزب مخالف کے ارباب محمد آصف نے تخفیف کی چار تحریکیں پیش کیں۔ جو منظور نہ ہو سکیں

طریقہ علاج کو رواج دینے کے سوال پر غور کر رہی ہے ہو سکتا ہے کہ عنقریب اس سلسلے میں کوئی قانون بھی پاس کیا جائے۔ نیز یہ امر بھی زیر غور ہے کہ طبیہ کالج لاہور کی موجودہ گرانٹ میں اضافہ کر دیا جائے ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا کہ یکم مارچ تک ۱۰۸۲ چھاپے مار کر اناج کے ۲۰ ہزار من سے زیادہ ناجائز ذخیرے پر قبضہ کیا گیا۔

ترکی میں پاکستان کے سفیر میاں بشیر احمد اپنے عہدے سے مستعفی ہو گئے

لاہور ۱۰ مارچ ترکی میں پاکستان کے سفیر میاں بشیر احمد نے جو ان دنوں چھٹی پر پاکستان آئے ہوئے ہیں۔ اور لاہور میں مقیم ہیں اپنے عہدے سے استعفیٰ دیدیا ہے۔

پنجاب میں عنقریب چینی کے ۲ اور کارخانے قائم کئے جائینگے

لاہور ۱۰ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں سوالات کے وقت وزیر صنعت سید علی حسین شاہ گردیزی نے بتایا کہ حکومت صوبے میں عنقریب کھانڈ کے دو اور کارخانے کھولنے کے سوال پر غور کر رہی ہے نسبتاً شکر سازی کا ایک کارخانہ ضلع گوجرانوالہ میں راہوالی کے مقام پر پہلے ہی سے کام کر رہا ہے ایک سوال کے جواب میں پارلیمنٹری سیکرٹری مسٹر ظفر حسین نے بتایا کہ اب تک پنجاب میں مہاجروں کی آبادکاری اور متروکہ جائدادوں کے انتظام پر ۸۰ لاکھ سے زیادہ رقم خرچ کی جا چکی ہے اس میں سے ابتداً مرکز نے ایک کروڑ ۲۵ لاکھ روپیہ دیا بعدہٗ ایک کروڑ ستر لاکھ کی رقم مرکز کی طرف سے مزید موصول ہوئی ایک اور سوال کے جواب میں وزیر صحت سردار عبدالحمید دستی نے بتایا کہ حکومت دیسی

جاپان کو دوبارہ مسلح نہیں کیا جائیگا

ٹوکیو ۱۰ مارچ۔ جاپان کے وزیر اعظم مسٹر یوشیدا نے کہا ہے کہ ان کی حکومت جاپان کو پھر مسلح کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ آج انہوں نے پارلیمنٹ میں تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ صلحنامہ کے تحت جو امریکی دستے جاپان میں مقیم رہیں گے۔ انہیں باقاعدہ فوج کی حیثیت حاصل ہو گی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ملک کے دستور میں تبدیلی کرنا پڑے گی۔

مؤتمر عالم اسلامی کی مجلس عاملہ کا اجلاس

کراچی ۱۰ مارچ۔ مؤتمر عالم اسلامی کی مجلس عاملہ کا اجلاس کل مفتی فلسطین سید امین الحسینی صاحب کی صدارت میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس اجلاس میں مؤتمر کے دستور پر غور کیا جائے گا یہ دستور اساسی ۱۵ مارچ کو اجلاس عام میں پیش ہوگا

محترمہ فاطمہ جناح کا ورود لاہور

لاہور ۱۰ مارچ۔ محترمہ فاطمہ جناح آج شام موٹر کار کے ذریعہ لائلپور سے لاہور تشریف لے آئیں۔ آپ کل "لاہور کالج فار ویمن" کے جلسہ تقسیم اسناد میں خطبہ اسناد پڑھیں گی۔

ڈاکٹر گراہم ظفر اللہ خان سے آج پھر ملاقات کرینگے

کراچی ۱۰ مارچ۔ سلامتی کونسل کے نمائندہ کشمیر ڈاکٹر فرینک گراہم وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان سے کل پھر ملاقات کر رہے ہیں۔ اس سے قبل وہ وزیر خارجہ سے ایک ملاقات میں مسئلہ کشمیر کے تصفیہ کے سلسلے میں بات چیت کر چکے ہیں۔ یہ ملاقات گذشتہ اتوار کے روز ایک گھنٹہ ۱۵ منٹ تک جاری رہی۔ آج ڈاکٹر گراہم کے پرسنل سیکرٹری مسٹر مگوئل اے مارن نے وزارت امور کشمیر کے ڈپٹی سیکرٹری جناب آفتاب احمد سے ملاقات کی

کولمبو پلان کی مشاورتی کونسل کا متوقع اجلاس

ابتدائی بات چیت شروع ہو گئی

کراچی ۱۰ مارچ۔ کولمبو پلان کے تحت مشاورتی کونسل کا اجلاس اس مہینے کی ۲۴ تاریخ سے شروع ہو رہا ہے اس سلسلے میں ۱۶ ملکوں کے ۴۰ نمائندوں نے آج صبح یہاں ابتدائی بات چیت شروع کی۔ کونسل کے مکمل اجلاس کے شروع ہونے تک یہ گفت و شنید جاری رہے گی۔ اس میں ایک سالہ کام کی رپورٹ پر غور کیا جائے گا۔ ابتدائی مذاکرات کے لئے آج پاکستانی وفد کے لیڈر مسٹر سعید حسن کو صدر منتخب کیا گیا۔

نزدیک و دور سے

۱۰ مارچ ۱۹۵۲ء

کراچی۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین ملتان اور سرگودھا کا دورہ ختم کرنے کے بعد آج سہ پہر کو ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی پہنچ گئے

سائیگان ہند چینی میں آج ایک مسافر گاڑی بارودی سرنگ کے پھٹ جانے سے پٹڑی سے اتر گئی ۸۵ آدمی ہلاک اور ۲۳ زخمی ہوئے۔ گاڑی کے پندرہ ڈبے الٹ گئے۔

ٹوکیو۔ کوریا میں اقوام متحدہ کے نمائندوں نے کمیونسٹوں پر الزام لگایا ہے کہ وہ عارضی صلح کے سلسلے میں اپنی شرائط منوانے کے لئے دھمکیوں سے کام لے رہے ہیں

لاہور۔ امور کشمیر کے وزیر ڈاکٹر محمود حسین جو ان دنوں لاہور میں ہیں۔ کل واپس کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

ٹوکیو۔ جاپان میں امریکی فوجوں کا ہیڈ کوارٹر ٹوکیو سے بیس میل مغرب میں ایک اور مقام پر منتقل کیا جا رہا ہے۔

جاپان میں سیاسی قیدیوں کی رہائی

ٹوکیو ۱۰ مارچ جاپان میں آج ۲۹۲ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا گیا۔ ان میں جاپان کے سابق وزیر خارجہ بھی شامل ہیں۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان پرنٹنگ ورکس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ایک ضروری اعلان

انتخاب نمائندگان کے متعلق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایات اخبار الفضل مورخہ ۶/۲/۵۱ء میں شائع ہو چکی ہیں۔ عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ اور رائے دہندگان کی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو بھی مدنظر رکھیں۔

(۱) نمائندہ مخلص اور صاحب الرائے ہو۔

(۲) جس جماعت کی طرف سے نمائندہ منتخب کیا جائے۔ وہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو

(۳) شعائر اسلامی کا پابند یعنی داڑھی رکھتا ہو۔

(۴) طالب علم نہ ہو۔

(۵) باشرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کے رو سے وہ ہے جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی حیثیت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد		نمائندے
۵۰ تک ہو	۲	نمائندے
۵۱ سے ۱۰۰ تک ہو	۳	”
۱۰۱ ” ۲۰۰ ”	۴	”
۲۰۱ ” ۵۰۰ ”	۶	”
۵۰۱ ” ۱۰۰۰ ”	۸	”
۱۰۰۰ سے زائد ہوں	۱۲	”

اس نسبت سے جماعتوں کے امراء مستثنےٰ نہیں ہوں گے۔ یعنی اگر جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہونگے۔ ان کے مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائیگا۔

نوٹ۔ چندہ دہندگان کی تعداد وہ دیکھی جائے گی۔ جو بیت المال کے کھاتہ جات میں نوٹ ہوگی

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ایک یہ بھی ہدایت ہے کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے۔ بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مجلس مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ مقرر نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے۔

جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد سے جلد دفتر ہذا کو اسماء نمائندگان سے مطلع کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری تربیتی کلاس

لجنات اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس شاورت کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری ٹریننگ کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ اپنی لجنہ سے ایک ایک ممبر ٹریننگ کے لئے بھجوائیں۔ یہ کلاس پندرہ روزہ ہوگی۔ براہ مہربانی لجنات اماء اللہ جن کو بھجوانا چاہتی ہوں۔ ان کے نام ابھی سے بھجوا دیں۔ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

دفتر لجنہ اماء اللہ کیلئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے۔ لیاقت کم از کم بی۔ اے پاس ہو۔ بی۔ اے کے لگ بھگ تعلیم والی بہنوں پر بھی غور کیا جائے گا۔ رہائش کے لئے کوارٹر دیا جائے گا تنخواہ حسب لیاقت۔ خواہشمند بہنیں اپنی درخواست دفتر لجنہ اماء اللہ کو بھجوائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ)

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال

لجنہ اماء اللہ کا مالی سال مئی ۱۹۵۲ء سے شروع ہو رہا ہے۔ تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ فوراً اپنی لجنہ کی ممبرات کی کل تعداد اور تعداد کے مطابق بجٹ تیار کر کے فوراً روانہ کر دیں۔ (نائبہ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

میاں عبداللہ خان صاحب افغان قادیان میں بیمار ہیں

— از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے —

میاں عبداللہ خان صاحب افغان درویش قادیان میں عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اب ان کی بیماری کے متعلق تازہ تشخیص یہ ہوئی ہے۔ کہ ان کو اپنڈے سائٹس ہے۔ اور اپریشن کی تجویز ہے۔ چونکہ کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ اور بوڑھے آدمی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو صحت کامل عطا کرے۔ اور حافظ و ناصر ہو آمین

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد ربوہ

سیکرٹریان تبلیغ توجہ فرمائیں

جن جماعتوں کے سیکرٹریان تبلیغ نے ابھی تک ماہ فروری کی تبلیغی رپورٹیں نہیں بھیجیں۔ مہربانی فرما کر اولین فرصت میں اپنی رپورٹیں نظارت ہذا میں بھیجیں۔

نوٹ۔ صوبہ سندھ میں چونکہ صوبائی نظام قائم ہے اس لئے صوبہ سندھ کی جملہ جماعتیں اپنی رپورٹیں ڈاکٹر احمد الدین صاحب پراونشل سیکرٹری تبلیغ (کنری) صوبہ سندھ کو بھجوائیں۔ کیونکہ جماعتوں کی تبلیغی جدوجہد کا ان کے علم میں لانا ضروری ہے۔ بعد میں ایسی تمام رپورٹیں اکٹھی نظارت ہذا میں بھیج دیا کرتی ہیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد فرمائیں

صیغہ نشر و اشاعت کی طرف سے ہفتہ وار التبلیغ باقاعدگی سے شائع ہو کر ہزاروں کی تعداد میں باہر بھیجا جا رہا ہے۔ افراد اور جماعتوں کی طرف سے شکایات آرہی ہیں۔ کہ جتنے ٹریکٹ انہیں بھیجے جاتے ہیں وہ ان کی ضروریات کے لحاظ سے بہت ناکافی ہوتے ہیں۔ خدا کے فضل سے التبلیغ کے بہت ہی اعلےٰ اور نیک اثرات پیدا ہو رہے ہیں۔ مگر احباب جماعت کی طرف سے اس صیغہ کو جو مالی امداد پہنچ رہی ہے۔ وہ اتنی ناکافی ہے کہ صیغہ ہذا ضرورت کے مطابق ٹریکٹ شائع نہیں کر سکتا۔ احباب اس کی زیادہ سے زیادہ مالی امداد فرمائیں۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

قابل توجہ سیکرٹریان تعلیم و تربیت

جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان تعلیم و تربیت کی توجہ کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ہر ماہ کی کارگزاری کی رپورٹ مرکز میں ۱۰ تاریخ تک پہنچ جانی چاہیئے۔ افسوس ہے کہ بہت سی جماعتیں اس فرض سے کوتاہی برت رہی ہیں۔ رپورٹ باقاعدہ آنی چاہیئے۔ اور فارم پر آنی چاہیئے۔ اگر کسی جماعت کے پاس رپورٹ فارم ختم ہوں تو وہ منگوا سکتی ہے۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار کے والد صاحب کو مورخہ ۲۶ فروری سائیکل پر سوار ہوتے وقت پیچھے سے کار ٹکرا گئی۔ جس کی وجہ سے ٹانگ پر سخت چوٹ آئی ابھی تک چلنے کے قابل نہیں ہوئے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار عبدالحکیم دوکاندار اوکاڑہ

(۲) قاضی تاج الدین صاحب قاضی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کی اہلیہ صاحبہ ۲ ماہ سے مختلف عوارض سے بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (۳) بندہ کی والدہ صاحبہ اور بھائی بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ رشید احمد کارکن مرکزی لائبریری ربوہ (۴) امتحانات میٹرک شروع ہیں۔ اس میں شریک ہونے والے بچوں کے لئے کامیابی کی دعا فرمائیں۔

(بقیہ صفحہ ۳)

بنائے تھے خود ان قلمکاروں کے ذہن پر بھی حقیقی اسلامی دستور کے اصول واضح نہیں ہیں۔ اور ان کے اپنے تصورات بھی ویسے ہی پراگندہ اور متذبذب ہیں جیسا کہ وہ موجودہ دستور ساز اسمبلی کے ارکان کے تصورات کو سمجھتے ہیں۔

اس وقت تک دستور ساز اسمبلی کی طرف سے جو تذبذب ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سیاسی علماء کی ہٹ دھرمی اور پراگندہ خیالی کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اور جب تک دستور ساز اسمبلی کے ارکان اپنے اس تذبذب پر جو ان پراگندہ خیال سیاسی مولویوں نے پیدا کر رکھا ہے قابو نہیں پائیں گے اور جرأت کے ساتھ اپنا کام نہیں کریں گے۔ اس وقت تک تاخیر ناگزیر ہے۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
۱۱ مارچ ۱۹۵۲ء

مسلم لیگ اور اس کے اصول

خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان وصدر پاکستان مسلم لیگ نے سرگودھا مسلم لیگ کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

"مسلم لیگ کا پلیٹ فارم اتنا وسیع اور اس کا پروگرام اتنا دلپسند ہونا چاہیئے کہ مختلف خیال ورائے کے لوگ مسلم لیگ میں جگہ پاسکیں۔ اور کوئی شخص الگ پارٹی بنانے کی ضرورت محسوس نہ کرے"

پھر آپ نے فرمایا کہ

"اب جبکہ پاکستان بن گیا ہے اور سخت مخالفت اور چالبازیوں کے علی الرغم استحکام پذیر ہو گیا ہے۔ تو میں پوچھتا ہوں کہ اس کی ترقی اور بہبودی کے لئے کون آگے آئے گا؟ کیا وہ لوگ جو کل تک مطالبہ پاکستان کو غیر اسلامی بتاتے تھے۔ اور جو تقسیم کے خیال تک کے بھی مخالف تھے؟

یقیناً پاکستان کے معمار بھی وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔ جو اس کے بنیادی مقصد پر محکم ایمان رکھتے ہیں۔ جنہوں نے پاکستان کے قیام کے لئے تمام سختیوں کا مقابلہ کیا جو قائد اعظم کے وفادار ساتھی اور جو اب تک آپ کے اصول اتحاد۔ ایمان اور تنظیم سے چمٹے ہوئے ہیں۔ اور مسلم لیگ کے ذریعہ جو قائد اعظم کی وراثت ہے۔ پاکستان کی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔"

مندرجہ بالا دونوں باتیں اپنی جگہ نہائت اچھی ہیں اور پاکستان کا کوئی عقیقی بہی خواہ ان کی اہمیت اور افادیت سے انکار نہیں کر سکتا۔ جہاں تک اصولوں کا تعلق ہے ایک ایسے ملک میں جہاں اسلام کے مختلف فرقے بود وباش رکھتے ہیں۔ مسلم لیگ کے اصول بہترین اصول ہیں۔ جن پر عمل کرکے ملک میں سیاسی خیال کی یک جہتی اور سیاسی اتحاد عمل پیدا ہو سکتا ہے۔ اور یہ نہائت دانشمندانہ بات ہے کہ مسلم لیگ کا پلیٹ فارم ایسا وسیع ہونا چاہیئے جس پر تمام خیال ورائے کے لوگ محبت اور رواداری سے سیاسی امور میں اتحاد واتفاق کے ساتھ فکر وغور کر سکیں۔ اور باہم مشاورت کرکے ایسی تجاویز بنائیں جو بحیثیت مجموعی پاکستان کی ترقی اور بہبودی کے لئے مفید ہوں۔

دوسری اہم بات جو صدر پاکستان نے فرمائی ہے۔ اور جس کا حوالہ ہم نے اوپر دیا ہے۔ اسی ضمن میں وہ بھی نہائت قابل غور ہے سوال یہ ہے کہ یہ تو درست ہے کہ مسلم لیگ کی سٹیج ہر خیال و رائے کے شخص کے لئے کھلی ہونی چاہیئے۔ مگر اس کے ساتھ یہ دیکھنا بھی نہائت ضروری ہے کہ پاکستان کے قیام کے بعد بعض وہی لوگ جو مطالبہ پاکستان کو غیر اسلامی چیز سمجھتے تھے۔ اور جو اس کے خیال کے بھی مخالف تھے۔ کہیں مسلم لیگ میں گھس کر اندر سے تو اس کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مصروف نہیں ہیں؟ اور کہیں مسلم لیگ کے حقیقی خیر خواہ ایسے لوگوں کے فریب میں آکر خود ہی مسلم لیگ کے اصولوں کو عملاً نقصان تو نہیں پہنچا رہے۔

ہم صاف صاف عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ عرصہ سے ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ بعض مسلم لیگی لیڈر اور ذمہ دار عہدہ دار احراری جیسے دشمنِ پاکستان گروہ کے ہتھکنڈوں کا نہائت آسان آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ وہ عطاء اللہ شاہ بخاری جو کہتا تھا کہ ماں نے وہ بیٹا ہی نہیں جنا جو پاکستان کی پ بھی بنا سکے۔ خود مسلم لیگ کی متقدر راہ نما ہستیوں کی صدارت میں اور لاہور ہی میں ایسی تقریریں کر چکا ہے۔ جو قائد اعظم کے اصول اتحاد ایمان اور تنظیم کے سخت خلاف تھیں۔ اور احراری گروہ جس سے بڑھ کر پاکستان کا کوئی دشمن نہیں حتیٰ کہ کانگرس اور انگریز بھی نہیں۔ آج بھی بعض عاقبت نااندیش مسلم لیگی کہلانے والے زعماء کی سرپرستی میں پاکستان میں اعتقادی اختلافات کی بناء پر فتنہ وفساد برپا کر رہا ہے۔ اور خود ہی مسلم لیگ کے اصولوں کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ اور ہمیں نہائت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ عموماً مسلم لیگی ذمہ داران نظم ونسق اس کی سرکوبی کرنے کی بجائے ایسا غیر ذمہ دارانہ کردار ظاہر کرتے ہیں۔ کہ جس سے فتنہ وفساد کے لئے اس شورہ پشت گروہ کے حوصلے اور بھی بڑھتے جا رہے ہیں۔

یہ ایک اتنی کھلی علامت ہے کہ اس کا ثبوت دینے کے لئے ہمیں کسی مثال پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور ہمیں یقین ہے کہ خود صدر پاکستان مسلم لیگ بھی اس حقیقت سے ناآشنا نہیں ہیں مگر شائد صدر پاکستان مسلم لیگ کو یہ واقعہ معلوم نہ ہو۔ ہم یہاں اوکاڑہ ضلع منٹگمری کی ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ اخبار "منٹگمری گزٹ" کی اشاعت ۱۲ دسمبر ۱۹۵۲ء میں یہ خبر نہائت طمطراق سے شائع ہوئی ہے کہ اوکاڑہ کی مقامی مسلم لیگ نے ایک ریزولیوشن اس مضمون کا پاس کیا ہے کہ مسجد احمدیہ اوکاڑہ میں جو اذان دی جاتی ہے اور جو قرآن کریم کی تفسیر بیان کی جاتی ہے۔ اس سے مسلمانوں کی سمع خراشی ہوتی ہے اور کہ مسجد مذکور میں اشتعال انگیز تقریریں ہوتی ہیں۔ اس لئے لاؤڈ سپیکر بند ہونا چاہیئے۔ یہی خبر اسی تاریخ کو مشہور ومعروف مسلم لیگی اخبار روزنامہ زمیندار میں بھی شائع ہوئی ہے۔

اس بیان سے ہمیں اس وقت صرف اتنا دکھانا ہے۔ کہ پنجاب کے اکثر مقامات پر کس طرح مسلم لیگ احراری جیسے فتنہ انگیز اور دشمن اسلام وپاکستان جیسے گروہ کا آلہ کار بنی ہوئی ہے۔ اور وہ خود ہی مسلم لیگ کے بنیادی اصولوں کو کس طرح ناقابل تلافی نقصان پہونچا رہی ہے۔

ہم خواجہ ناظم الدین وزیر اعظم پاکستان اور صدر پاکستان مسلم لیگ کی نہائت اعلےٰ اور برمحل تقریر کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ اس معقول اور اہم تقریر کے بعد پنجاب اور سندھ کی مسلم لیگی حکومت کے ذمہ وار عہدہ دار اور مسلم لیگ کے زعماء ایسی باتوں سے کلی طور سے اجتناب کریں گے۔ اور کوئی ایسا فعل یا عمل نہیں کریں گے۔ جو احراریوں جیسے دشمن پاکستان گروہ کی تخریبی کارروائیوں میں حوصلہ افزائی کے مترادف ہو۔ نہ صرف یہ بلکہ زبردست ہاتھ سے اس اندرُونی دشمن کا سر کچلنے کے لئے پورا پورا زور لگائیں گے

دستور سازی میں تاخیر

مس فاطمہ جناح نے لائل پور میں ایک دعوت کے دوران میں کہا ہے کہ دستور سازی میں تاخیر پاکستان کی ترقی کے راستہ میں حائل ہو رہی ہے آپ نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ جب تک پاکستان کا دستور جدید ضروریات کے مطابق وضع نہیں ہو گا۔ ملکی نظم ونسق میں ترقی نہیں ہو سکتی۔ یہ دونوں باتیں صحیح ہیں۔ کسی ملک کی بہبودی اور بتدریج ترقی اسی وقت ہو سکتی ہے۔ جب ملک کے سامنے ایک متعین منزل مقصود مستحضر ہو۔ اور ایک متعین منزل مقصود اسی وقت مستحضر ہو سکتی ہے۔ جب کوئی معین دستور اس منزل مقصود کی نشاندہی کرنے کے لئے موجود ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ جب تک دستور نہ بنے اس وقت تک کوئی ملک اپنی جدوجہد کسی مخصوص نظام کے ساتھ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ جب تک کسی ملک کے خواص و عوام کے سامنے کوئی پروگرام ہی نہ ہو۔ ہم کس طرح امید کر سکتے ہیں کہ ملک کی بہبودی اور ترقی کے لئے کوئی متحدہ ومتفقہ کوشش ہو سکتی ہے۔ اور عوام کس طرح جان سکتے ہیں۔ کہ وہ کونسے نظریات ہیں۔ جن کو جامہ عمل پہنانے کے لئے ان کو جدوجہد کرنی چاہیئے۔ جن کے مطابق ان کو اپنے کردار کو ڈھالنا چاہیئے۔ اور جن کے قیام واستحکام کے لئے ان کو قربانی دینا چاہیئے۔

پھر جیسا کہ مس فاطمہ جناح نے کہا ہے ملک کا نظم ونسق، اس وقت تک عوام کے جذبات کے ساتھ مطابقت نہیں رکھ سکتا۔ جب تک ذمہ داران نظم ونسق اور عوام دونوں کو یقین نہ ہو کہ اگرچہ دونوں کا میدان عمل جدا جدا ہے۔ مگر منزل مقصود چونکہ ایک ہی ہے۔ اس لئے عوام اور ذمہ داران نظم ونسق میں باہمی تعاون کی روح موجود ہونی چاہیئے۔ تاکہ اس طرح ایک دوسرے کے مدد معاون بن کر دونوں ملک وقوم کو اس عروج پر پہنچا ئیں جس عروج پر پہنچانے کے لئے وہ خاص نظریات منتخب کئے گئے ہیں۔

اس لحاظ سے جب تک ملکی دستور معرض وجود میں نہ آئے۔ اس وقت تک قومی ترقی کی راہیں پراگندہ پگ ڈنڈیوں کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اور کوئی صراط مستقیم نہ ہونے کی وجہ سے ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسا کہ غالب دہلوی نے کہا ہے

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

اس لئے جیسا کہ مس فاطمہ جناح نے فرمایا ہے واقعی دستور سازی میں تاخیر پاکستان کی ترقی کے راستہ میں ایک بڑی روک ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ پاکستان کی دستور سازی میں یہ تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ جو وجوہات دستور ساز اسمبلی کے ترجمان بیان کرتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کا دستور جو زیر تجویز ہے۔ ایسا دستور ہے جسکا نمونہ ہمارے سامنے موجود نہیں۔ اسلئے دستور کو کسی معین صورت میں لانے کے راستہ میں بہت سی دقتیں ہیں۔ جن کو رفع کرنے کے لئے بڑی سوچ بچار اور وقت کی ضرورت ہے۔ جہاں تک اس سبب کا سوال ہے۔ یہ صحیح ہے۔ لیکن اس سبب کا پس منظر شائد اتنا واضح نہیں ہے۔

ہماری دانست میں تاخیر کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ پاکستان کے سیاسی مولوی دستور سازی کے راستہ میں ایک بہت بڑی روک بنے ہوئے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور ان کی مرضی کے مطابق ہو۔ اور جو دستور وہ چاہتے ہیں اس کا نام وہ "اسلامی دستور" رکھتے ہیں۔ لیکن جیسا کہ ان "اسلامی ریاست کے بنیادی اصولوں" سے ثابت ہوتا ہے۔ جو کچھ عرصہ ہوا سیاسی علما نے کراچی میں ایک مجلس قائم کرکے

(باقی دیکھیں صفحہ ۲)

”مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا“ (الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

جماعتہائے انڈونیشیا کی تیسری کامیاب سالانہ کانفرنس

کانفرنس کی دعوت استقبالیہ کے لئے گورنر وسطی سماٹرا کا پیغام۔ غیر احمدی اصحاب کی تقاریر۔ مقامی اخبار کا تبصرہ

(مرتبہ مکرم میاں عبدالحی صاحب مبلغ جزیرہ بالی (انڈونیشیا))

(۳)

دعوت استقبالیہ

۲۶ اور ۲۷ دسمبر کی درمیانی رات کو پاڈانگ کے عالی شان اور خوبصورت ٹاؤن ہال میں جماعت کی طرف سے ایک ری سیپشن کا انتظام کیا گیا۔ کنونیشن استقبالیہ کمیٹی کی طرف سے دو تین روز قبل معززین شہر اور مختلف پارٹیوں اور حکومت کے حکام کو دعوتی کارڈ بھیجے جا چکے تھے۔ انڈونیشیا میں یہ طریق ہے کہ جب کوئی پارٹی یا جماعت کوئی اہم کانفرنس منعقد کرنا چاہے تو اس سے ایک روز قبل ری سیپشن دی جاتی ہے جس میں مقامی معززین سرکردہ لوگوں اور پریس وغیرہ کے نمائندوں کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ایسے موقعوں پر کانفرنس کی غرض و غایت بیان کی جاتی ہے اور حاضرین یعنی مہمانوں میں سے بھی بعض کانفرنس کے متعلق مختصر الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس کارروائی کو انڈونیشین زبان میں Sambutan کہتے ہیں۔ ہماری اس ری سیپشن میں تقریباً اڑھائی صد کے قریب حاضرین موجود تھے۔ جناب گورنر صاحب وسطی سماٹرا نے بذریعہ خط معذرت کرتے ہوئے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعائیہ کلمات لکھے اور افسوس کیا کہ وہ خود اس میں حاضر نہیں ہو سکتے کہ وہ ہماری ری سیپشن کے موقعہ سے ایک دن قبل مقررشدہ پروگرام کے ماتحت دورہ پر جا رہے ہیں۔ اظہار عقیدت کے طور پر انہوں نے وسطی سماٹرا کی حکومت کی طرف سے پھولوں کا بہت بڑا گلدستہ بھجوایا۔ اسی طرح شہر پاڈانگ کے میئر کی طرف سے ایک خوبصورت گلدستہ ہال میں بھیجا گیا ہوا تھا۔ اسی طرح اور بعض معززین کی طرف سے پھولوں کے گلدستے آئے ہوئے تھے۔ حاضرین میں گورنمنٹ کے حکام سول ملٹری پولیس کے علاوہ شہر کے معززین کا ایک خاص طبقہ آیا ہوا تھا۔ مختلف سیاسی سوشل اور ادبی جمعیتوں کے نمائندے اور پریس کے نمائندے بھی موجود تھے۔

تلاوت قرآن کریم اور دعا کے بعد مجلس استقبالیہ کے پریذیڈنٹ عبدالکریم یوسف صاحب نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کی۔ بعد میں آپ نے جماعتہائے انڈونیشیا کے پریذیڈنٹ جناب سوکری برمادی صاحب سے افتتاحی تقریر کی درخواست کی۔ چنانچہ برمادی صاحب نے مؤثر پیرایہ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ قرآن کریم کو آخری شرعی کتاب اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی اور خاتم النبیین یقین کرتی ہے اور آپ نے مزید فرمایا کہ ہم ہر ایک پارٹی اور جمعیت کے ساتھ جس حد تک شریعت اسلام اجازت دیتی ہے پورے تعاون کیلئے تیار ہیں۔ اس کے بعد حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر ختم کی۔ اس کے بعد غیر احمدی مہمانوں میں سے تین اصحاب نے اپنے تاثرات بیان کرنے کے لئے اپنے اپنے نام لکھوائے۔ جب یہ مہمان اپنے تاثرات بیان کر چکے تو صاحب صدر نے حاضرین کی خدمت میں ماحضر کھانے کی درخواست کی۔ ایسی تقریبوں میں یہ طریق ہے کہ لوگ اپنی مرضی سے جو چیز انہیں پسند ہو لے کر ایک دوسرے سے ملنا جلنا شروع کر دیتے ہیں۔ چنانچہ اس وقفہ میں کئی ایک معزز غیر احمدی احباب نے احمدی احباب سے سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ قریباً ایک گھنٹہ کے بعد حاضرین پھر اپنی اپنی جگہ تشریف فرما ہو گئے۔ اب امیر مبلغین جناب شاہ صاحب نے تمام جماعت کی طرف سے حکومت اور حکومت کے افسران کے تعاون اور حسن سلوک نیز مہمانوں کی تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ آخر صدر استقبالیہ کمیٹی نے نو بجے رات کو اس تقریب کی کارروائی ختم کی۔ اس موقعہ پر گورنمنٹ کے ایک نمائندہ نے درخواست کی کہ کیا ہی اچھا ہو کہ جماعت کے مبلغین احمدیت کے متعلق روشنی ڈالیں۔ جواباً انہیں کہا گیا کہ اس کے لئے آئندہ اتوار کو کیپٹل سینما ہال میں ہم ایک عام تبلیغی جلسہ کرنے کا اعلان کر چکے ہیں اور اس موقعہ پر انشاء اللہ تعالےٰ آپ کی خواہش کو پورا کیا جائے گا۔

غرضیکہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس ری سیپشن کا بہت اچھا اثر ہوا اور ہماری امید سے بڑھ کر معززین شامل ہوئے۔ الحمد للہ علےٰ ذالک۔ دوسرے روز اخبارات میں بڑے اچھے الفاظ میں ہمارے اس ری سیپشن کے دیئے جانے کے متعلق خبریں وضاحت شائع ہوئے۔ اسی طرح ریڈیو پر بھی نشر ہوا۔

مقامی اخبار میں دعوت استقبالیہ کا ذکر

اس ری سیپشن کے متعلق پاڈانگ کے روزنامہ ”[illegible]“ نے اپنی ۲۸ دسمبر کی اشاعت میں جو نوٹ لکھا اس کا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

”جماعت احمدیہ انڈونیشیاء کی کنونیشن کے موقعہ پر ری سیپشن“

”پاڈانگ ۲۷ دسمبر: جماعت احمدیہ انڈونیشیاء کی سالانہ کنونیشن ۲۷ دسمبر سے پاڈانگ کے شہر میں شروع ہو رہی ہے جو کہ تین دن جاری رہے گی۔ اس کنونیشن کے شروع ہونے سے قبل گذشتہ رات جماعت احمدیہ کی طرف سے ٹاؤن ہال میں ایک ری سیپشن دی گئی۔

انتظامیہ کمیٹی کے صدر مسٹر عبدالکریم یوسف نے اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ و اشہد ان محمداً الرسول اللّٰہ اور اس کے بعد سورہ فاتحہ کے پڑھنے سے اپنی افتتاحی تقریر شروع کی۔ ڈاکٹر عبدالرحیم عثمان اور اے ملک صاحبان کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں جو کہ حاضر تھے ان کے علاوہ مختلف جمعیتوں اور پارٹیوں کے نمائندے بھی مدعو تھے۔

احمدیہ سالانہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے انڈونیشیا کے مختلف حصوں سے جماعت احمدیہ انڈونیشیا کی انجمنوں کے نمائندے پاڈانگ پہنچ چکے ہیں۔ یعنی جاکرتا۔ بوگور۔ سوکابومی۔ چی آنجور۔ باندونگ۔ گاروت۔ تسیکملایا۔ پوروو کرتو۔ بالی۔ شمالی جنوبی اور مغربی سماٹرا وغیرہ کے حلقوں سے۔ نیز مرکزی عہدیداران اور مبلغین جماعت احمدیہ بھی آ چکے ہوئے ہیں۔ صرف جاوا سے ۲۸ احمدی نمائندگان جہاز Jansens نامی پر آئے ہیں جن میں باندونگ کے P[illegible] (اسسٹنٹ کمشنر) بھی شامل ہیں۔

صدر انتظامیہ کمیٹی نے ایک دوست ڈی۔ ڈی نامی کو تلاوت قرآن مجید کرنے کے لئے سٹیج پر بلایا۔ جس نے سورہ الصف کی تلاوت کی۔ اس کے بعد امیر المبلغین جماعت احمدیہ انڈونیشیاء نے سب حاضرین کے ساتھ مل کر دعا کی۔ مسٹر عبدالکریم یوسف نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے سب کا شکریہ ادا کیا اور ان افراد کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے کہ تقریب کی رونق کو بڑھانے کے لئے پھولوں کے گلدستے بطور عقیدت بھیجے ہیں اور جو کسی مجبوری کے باعث حاضر نہیں ہو سکے ان کے پیغامات کا بھی ذکر کرتا ہوئے شکریہ ادا کیا۔ پھولوں کا گلدستہ اور خط کے ذریعہ پیغام بھیجنے والوں میں جناب گورنر صاحب مغربی سماٹرا کا نام خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ اس قدر کارروائی کے بعد صدر کمیٹی نے جماعت احمدیہ انڈونیشیاء کے پریذیڈنٹ مسٹر ”سوکری برمادی“ سے حاضرین کو مخاطب کرنے کے لئے درخواست کی۔

صدر جماعت سوکری برمادی صاحب نے جماعت احمدیہ کا ان الفاظ سے تعارف شروع کیا کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود نے قادیان میں رکھی۔ آپ کی بعثت کی غرض اسلام کے چہرہ سے ان بدعات اور گندگیوں کو دور کر کے اصلاح کرنی ہے جن سے آج اسلام کے خوبصورت چہرہ کو ڈھکا گیا ہوا ہے حضرت امام مہدی نے جماعت کو جو تعلیم دی ہے کہ نبی کریم محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تبلیغی جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر سوکری نے کہا کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ ممالک کے علاوہ جماعت احمدیہ کے مبلغین انڈونیشیاء میں بھی کام کر رہے ہیں انڈونیشیاء میں جماعت کا مرکز جاکرتا میں ہے۔ جماعت کی تعلیم اور امام جماعت احمدیہ کے ارشادات کے ماتحت ہماری جماعت کے لئے حکومت کا وفادار اور اس کے قوانین کا احترام کرنا لازمی ہے اور حکومت کی آزادی کے قیام کیلئے ہماری جماعت حکومت اور حکومت کے افسران کی پوری پوری مطیع و فرمانبردار رہے۔

آپ نے مزید بتایا کہ تقسیم ہند کے بعد اب جماعت احمدیہ کا آجکل مرکز ربوہ نامی مقام پاکستان میں ہے جہاں کہ ہمارے موجودہ امام امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الثانی تشریف فرما ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے کہا کہ آئیں ہم سب بنی نوع کے فائدہ کیلئے مذاہب اور مذہب کے تقدس کی طرف دھیان کریں۔

اس کے بعد حاضرین میں سے پاڈانگ کی تین جمعیتوں ”Partai Murba“ ”Partai Rakjat Nasional“ اور انڈونیشیا کے ٹیچروں کی ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے مختصر تقاریر کیں۔ علاوہ ازیں جناب ”Datok Tomlak Alam“ صاحب نے تقریب کے صدر سے یہ درخواست کی کہ تحریک احمدیت کے متعلق مبلغین جماعت کچھ روشنی ڈالیں۔ صدر نے دیگر مبلغین سے مشورہ کے بعد اعلان کیا کہ ری سیپشن میں وقت کا لحاظ رکھتے ہوئے مسائل وغیرہ کے متعلق تقاریر پروگرام میں نہیں رکھی گئیں لیکن آئندہ اتوار کے روز ۳۰ دسمبر کو ”Capitol“ سینما ہال میں ہمارا کھلا تبلیغی جلسہ ہوگا۔ جس میں ہمارے مبلغین مختلف موضوعات پر تقاریر فرمائیں گے۔ اور میں تمام حاضرین کو اتوار کے دن ۹ بجے اس ہال میں تشریف لانے کی دعوت دیتا ہوں۔

اس کے بعد حاضرین light Refreshment سے تواضع کی گئی اور اس دوران میں مرکزی عہدیداران اور مبلغین جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے حاضرین سے تعارف پیدا کیا۔ اور مختلف موضوع پر ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات کیا۔

تقریب کے ختم ہونے سے قبل امیر المبلغین نے جماعت احمدیہ انڈونیشیاء کی طرف سے لوکل حکومت اور افسران حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ یہ تقریب کا نہایت خوش کن ماحول میں اختتام ہوا۔“

(باقی)

نظارت دعوۃ و تبلیغ میں آنے والے خطوط

میں گذشتہ چند ماہ سے سلسلہ کے کاموں کے تعلق میں مرکز سے باہر رہا ہوں۔ اس لئے اس عرصہ میں دوستوں کی طرف سے آنے والے خطوط کا فوری طور پر جواب نہ دیا جا سکا۔ اب میں واپس مرکز میں آ گیا ہوں اور آمدہ خطوط کا جواب دیا جا رہا ہے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ

ہاں کہتی ہے ہم کو خلقِ خدا غائبانہ کیا؟

جماعت احمدیہ کی قومی سیاسی اور ملی خدمات کا اعتراف اغیار کی زبانی

(۲۷)

(از مکرم فضل حسین صاحب احمدی مہاجر)

جیسا کہ ہم پہلے گذشتہ قسط میں بتا چکے ہیں کہ آل انڈیا مسلم لیگ کے ذمہ دار ارکان یعنی اس کی مجلس عاملہ نے اس کے متفقہ فیصلہ سے ہمارے محترم جناب چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو دہلی کے اس نہایت ہی اہم اجلاس کی صدارت کے لئے صدر منتخب کیا (جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔) اور آپ کی ان گراں بہا اور قابل قدر خدمات ملی کی بنا پر منتخب کیا۔ جو آپ نے گول میز کانفرنس اور دوسری کمیٹیوں میں شمولیت اختیار کر کے مسلم حقوق کی حفاظت و حصول کے لئے انجام دیں اور آپ اپنی خدمات ملی کی وجہ سے اغیار کی نگاہوں میں خار کی طرح کھٹکنے لگے۔ اور ان کو آپ کی یہ والہانہ قومی خدمات ایک آنکھ نہ بھاتی تھیں۔ ان کے نزدیک آپ کو گول میز کانفرنس میں شریک مسلمان نمائندوں کا بار بار اپنی طرف سے اپنا سپوکس مین یا ترجمان اور نمائندہ بنا بنا کر پیش کرنا اور اس کے علاوہ دیگر مواقع پر بھی اغیار کے مقابل پر ٹکر لینا اور ہر اس موقع پر آپ کا مسلمہ حقوق کے لئے اغیار سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا۔ اور اسے گورنمنٹ کو اپنی طرف جھکنے نہ دینا اغیار کے دماغی توازن کو درست نہ رکھ سکا۔ اور جب قوم کی سب سے بڑی سیاسی انجمن نے آپ کو اپنا صدر چنا۔ تو یہ رنگ ڈھنگ دیکھ کر اغیار کی حالت اور بھی غیر ہو گئی۔ مگر جیسا کہ ہم پہلے بتا آئے ہیں۔ وہ آپ کی کھل کر مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے کہ مسلم قوم کے اس مخلص اور بےلوث خادم کی مخالفت کے لئے اپنے ان پٹھوؤں کو آگے کر دیا۔ جو اسی قسم کے کاموں کے لئے عرصہ سے پرورش پا رہے تھے چنانچہ اغیار کے پروردوں نے اپنا وہ پارٹ پوری تندہی سے ادا کیا۔ جو ان کے ان داناؤں کی طرف سے انہیں سونپا گیا تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نازک اور انتہائی خطرے کے وقت قوم نے اپنے آپ کو پوری طرح سنبھالے رکھا۔ اور وہ اغیار کے آلۂ کار گروہ کے ہمرنگ زمین جال میں نہ پھنسی اور جیسا کہ گذشتہ قسط میں بتایا جا چکا ہے کہ مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی دستکاری اور قاضی نذیر احمد صاحب وکیل ایسے متعدد قومی ورکروں کی پھٹکار سے ان کی دال نہ گلی۔ اور ان کے پروپیگنڈے کی غلیظ دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھر کر رہ گئیں۔ اور باوجود ان کی ہاؤ ہو اور غل و شور اور غنڈہ گردی کے مسلم لیگ کا اجلاس مقررہ وقت پر ہوا۔ اور پوری شان سے ہوا۔

آل انڈیا مسلم لیگ کے اس نہایت ہی اہم اجلاس کی مفصل کارروائی یا صدر محترم کا خطبۂ صدارت اور دیگر حالات کا دہرانا تو ہمارے لئے قطعی ناممکن ہے۔ اس لئے اختصار کو مدنظر رکھتے ہوئے چند ایک باتیں ہی عرض کرنے پر اکتفا کرتے ہیں سب سے پہلے جناب صدر صاحب کے فاضلانہ خطبۂ صدارت کا تمہیدی خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ اس سے اصل خطبہ کی شان ظاہر ہو جائے گی۔ اور پتہ لگ جائے گا۔ کہ آپ نے اس معرکۃ الآراء خطبہ میں کن امور پر اظہار خیال فرمایا۔ اور قوم کی ترجمانی کس شان اور انداز سے کی ہوگی۔

خطبۂ صدارت کی تمہید

"آپ نے ایک ایسے موقعہ پر جب ہمارے ملک کے سیاسی حالات غیر معمولی طور سے نازک صورت اختیار کر چکے ہیں۔ صدارت لیگ کی دعوت دیکر مجھے ایک ایسا اعزاز بخشا ہے جس کے لئے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں۔ یہ ایک ایسا منصب ہے۔ کہ آپ جس مسلمان کو بھی عطا کر دیجئے گا۔ وہ بجا طور پر اپنی ذات پر فخر کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ اس سے اس بات کا پتہ چلتا ہے۔ کہ اس کی ذات قوم کی نگاہوں میں کہاں تک اعتماد کے قابل ہے۔ میرے دل میں اس اعتماد کی غیر معمولی قدر ہے۔ اور یقین کیجئے۔ کہ میں ان ذمہ داریوں سے بے خبر نہیں۔ جو اس منصب کی قبولیت سے مجھ پر عائد ہوتی ہیں۔ جب میں ان ممتاز ہستیوں کا خیال کرتا ہوں۔ جنہوں نے وقتاً فوقتاً لیگ کی کرسیٔ صدارت کو اپنے وجود سے زینت بخشی ہے۔ تو اس وقت میں ان کوتاہیوں کو اور بھی زیادہ محسوس کرنے لگتا ہوں۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ جس وسعت قلبی سے کام لے کر آپ نے مجھے یہ عہدہ عطا کیا ہے۔ میں ہرگز اس کا اہل نہیں تھا۔ بہرحال میں نے دو باتوں کا خیال کرتے ہوئے لیگ کے اس نہایت ہی اہم اجلاس کی صدارت کی ذمہ داریوں کو قبول کیا ہے۔ اول یہ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو خدمتِ قوم کے لئے جس کا وجود ہمارے لئے باعث فخر ہے۔ تیار رہنا چاہیئے۔ مجھے اطمینان ہے۔ کہ اس اجلاس کی صدارت میں مجھ پر جو نہایت ہی اہم اور زبردست فرائض عائد ہوتے ہیں۔ ان کے ادا کرنے میں آپ کا دستِ تعاون ہر حالت میں میرا شریکِ کار رہے گا۔ ...... حضرات! ہمارے ملک کے واقعات و حوادث کچھ اس تیزی کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں۔ کہ اگر میں یہ کہوں۔ کہ ہم اپنی سیاسی زندگی کے ایک نہایت ہی نازک دور میں سے گزر رہے ہیں۔ تو اس کو محض پابندیٔ رسوم پر محمول نہ کیا جائے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ ہم نہایت احتیاط کے ساتھ موجودہ حالات کا جائزہ لیں۔ اور پھر غور و فکر سے کام لے کر مستقبل کے لئے ایک ایسا لائحہ عمل مرتب کریں۔ جس سے ہم اس ملک میں عزت و وقار کی زندگی بسر کر سکیں۔ اور ہمیں اپنے نشوونما و ارتقاء کے لئے وہی مواقع حاصل ہو جائیں۔ جو دوسروں کو میسر ہیں۔ اس طرح ہم ایک آزاد متحدہ اور ذی عزت ہندوستان کے مشترک تمدن میں اپنی طرف سے بھی ایک مخصوص اور قیمتی اضافہ کر سکیں گے گذشتہ دس صدیوں میں اسلام نے اس ملک میں زندگی کے تمام پہلوؤں پر جو احسانات کئے ہیں وہ بجا طور پر ہمارے لئے باعث فخر ہیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اگر اسلام کے یہ احسانات نہ ہوتے۔ تو آج ہندوستان میں نہ زندگی کے اس قدر آثار نظر آتے۔ نہ اسے اپنی تہذیب و شائستگی اور اخلاق و روحانی اور جسمانی پہلوؤں کے اظہار پر اس قدر قدرت حاصل ہوتی۔ ہم نے گذشتہ زمانہ میں اپنی مادرِ وطن کے لئے جو کچھ کیا ہے۔ اس سے اس امر کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ہمیں آزادی کے ساتھ موقع ملے۔ تو ہم اب اس ملک کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا یہ اضطراب سراسر حق بجانب ہے۔ کہ ان نئے سیاسی حالات میں جن کا عنقریب یہاں آغاز ہونے والا ہے۔ ہم ایسی حیثیت حاصل کر لیں۔ جس کے ماتحت ہمیں اپنی تعمیر و نشوونما۔ اظہار ذات اور خدمتِ وطن کا پورا پورا موقعہ حاصل ہو۔ حضرات! حب وطن کے جذبے میں ہم کسی سے پیچھے نہیں اور گو ہماری یہ زبردست خواہش ہے۔ کہ ہم اپنے ہم وطنوں کے ساتھ عقیدت و اخلاص کا اظہار کر سکیں۔ مجھے تو دنیا میں اسلام کے سوا کوئی ایسا مذہب یا نظام حیات نظر نہیں آتا۔ جس کے پیرو اپنے دلوں میں حریت و آزادی کی وہی تڑپ رکھتے ہوں۔ جیسی کہ اسلام نے پیدا کی ہے۔ نہ کسی قوم نے مسلمانوں سے بڑھ کر اپنی زندگی اور اپنے ارادات میں حریت و مساوات و اخوت کے اصولوں کا اظہار کیا ہے۔ لہٰذا ہمارے ذہن میں اپنے ملک کے مستقبل کے لئے ایک مخصوص مقصد و منتہا اور نصب العین موجود ہے۔ جو ان لوگوں کے مقاصد سے کہیں زیادہ شاندار و ارفع ہے۔ جن کو زمانۂ ماضی میں حریت و مساوات سے وہ بہرہ حاصل نہیں ہوا۔ جو ہم مسلمانوں کو مل چکا ہے۔ سیاسی آزادی کے میدان میں ہمارے سامنے جو آخری تخیل ہے۔ اس کو "درجہ مستعمرات"۔ "ذمہ دار حکومت" یا "مساویانہ شرکت" ایسی محدود اصطلاحوں میں ادا کرنا ناممکن ہے۔ ہم ایک ایسی صورت حالات کا یقیناً تصور کر سکتے ہیں۔ جس میں ان اصطلاحات کا مطلب محض اس قدر سمجھا جائے۔ کہ ان سے مقصود صرف اس تعلق کا اظہار کرنا ہے۔ جو آگے چل کر حکومت ہند اور حکومت برطانیہ کے درمیان قائم ہوگا۔ اور جس کے باوجود اس ملک کی ہر جماعت اور ہر فریق کو لوازم آزادی حاصل ہوں۔ ظاہر ہے کہ جب تک یہ آخری شرط پوری نہ ہو جائے۔ بیرونی اقتدار سے آزادی کا نتیجہ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ جس جماعت یا جس فریق کے ہاتھوں میں سیاسی اختیارات دے دیئے جائیں۔ وہ دوسری جماعتوں کے حقوق و اختیارات کو غصب کرنا شروع کر دے۔ ہندوستان کے لئے ایک ایسا دستور حاصل کرنے میں جو اپنی تکمیل کے بعد اوپر کی شرائط کو بہ احسن وجوہ پورا کر سکے۔ مسلمان ہر شخص کے دوش بدوش چلنے کے لئے تیار ہے۔ بلکہ اگر ضرورت پیش آئے تو اس کے آگے رہنے پر بھی آمادہ ہوگا۔"

ہمارے مکرم و محترم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کا یہ خطبۂ صدارت ملک کے سبھی اخباروں میں چھپ کر اپنوں بیگانوں سے داد و تحسین لئے بغیر نہ رہا۔ قومی اخباروں نے اس خطبہ پر جو ریمارکس دیئے۔ وہ سب کے سب تو اس جگہ درج کرنے مشکل ہیں۔ تاہم چند ایک ذیل میں درج کئے دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں:۔

ایڈیٹر صاحب اخبار انقلاب نے اپنے اخبار انقلاب میں خطبۂ صدارت درج کرتے ہوئے لکھا تھا۔ کہ

(۱) چودھری ظفر اللہ خاں صاحب نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی کے صدر کی حیثیت سے جو خطبہ پڑھا۔ اس میں سیاسیات ہند اور سیاسیات اسلامی کے تمام مسائل پر نہایت سلاست۔ سادگی اور سنجیدگی سے اظہار خیالات فرمایا۔" (انقلاب لاہور یکم جنوری ۳۲ء)

ایڈیٹر صاحب اخبار الامان دہلی نے بھی لکھا تھا۔ کہ (۲) "جہاں تک آل انڈیا مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس کی تجاویز اور اس کے خطبۂ صدارت کا تعلق ہے وہ اس میں پوری پوری مسلمانانِ ہند کی ترجمانی کی گئی ہے اور اس لحاظ سے کہا جا سکتا ہے۔ کہ بروقت مسلمانانِ ہند کی صحیح ترجمانی کرنے میں یہ اجلاس گذشتہ جلسوں سے زیادہ کامیاب رہا۔ وزیراعظم کے اس تاریخی اعلان پر جو اس نے ۲ر دسمبر کو گول میز کانفرنس میں پیش کیا تھا، مایوسی کا اظہار و افسوس کیا گیا ہے۔ اور یہ بتایا گیا ہے۔ کہ جب تک وہ مسلمانوں کے فلاں فلاں مطالبات نہ منظور کریں۔

(باقی دیکھو صـــ پر)

ــــــــــــ

۱؎ حاشیہ:۔ سر محمد یعقوب صاحب نے بھی اپنے ایک پریس بیان میں یہی کچھ کہا تھا۔ کہ

"دہلی کے غیر تعلیم یافتہ طبقہ میں چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کی صدارت کے خلاف جو شرارت پھیلائی گئی۔ وہ ان کانگرسی پٹھوؤں کی تیار کردہ تھی۔ جو پیسہ پر وہ اس نوع کے کام کیا کرتے ہیں۔ اور جن کا دماغی توازن اس وجہ سے اور بھی متزلزل ہو گیا تھا۔ کہ گول میز کانفرنس میں مسلم مندوبین کی یگانگت و اتحاد نے کانگرسی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور حاسد سخت پریشان ہو رہے تھے۔ کہ اب کیا کریں۔ ناواقف طبقہ کی اس شورش کے باوجود میں دیکھتا ہوں۔ کہ دہلی کے مسلمانوں کا تعلیمیافتہ سمجھدار اور معاملہ فہم طبقہ ہمارے ساتھ ہے۔" (پرتاپ لاہور ۳۰ر دسمبر ۱۹۳۱ء)

وصایا: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیت ۱۳۲۳ ؎: نصر اللہ خان ولد سلیم اللہ خان قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن میر پور خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اسوقت میری ماہوار آمد ۱۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی اور میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: نصر اللہ خان سلیم آئرن ورکس گواہ شد: سلیم اللہ خان والد نصر اللہ خان گواہ شد: ولایت شاہ، انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۳۲۲ ؎: اللہ دتہ ولد امام الدین قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی بمقام نور نگر اسٹیٹ ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۲ ۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد ایک جدی مکان خام واقعہ ڈنگہ ضلع گجرات جو کہ میرے حقیقی چچا محمد بخش حصہ دار ہیں۔ اس جدی مکان کی قیمت لگا کر اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۵۹/- روپے معہ الاؤنس ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ جو جائداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر کوئی روپیہ اپنی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بابت وصیت کی مد میں کروں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد: دستخط اللہ دتہ موصی۔ گواہ شد: محمد حسین، اکونٹنٹ سیکرٹری مال نور نگر اسٹیٹ گواہ شد: سید ولایت شاہ، انسپکٹر وصایا۔

وصیت ۱۲۹۲ ؎: ایس ناصر احمد ولد محبوب عالم صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن نیلہ گنبد لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت جائداد کوئی نہیں ہے۔ اس وقت بذریعہ ملازمت آمد ماہوار ۵۰/- روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ العبد: ایس ناصر احمد راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور گواہ شد: سید ولایت شاہ، انسپکٹر وصایا گواہ شد: رحمت اللہ سیکرٹری وصایا ملتان

وصیت ۱۳۰۷ ؎: امۃ العزیز بیگم زوجہ عبد العزیز صاحب قوم ... پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۲۵/E.B ڈاکخانہ ... ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵ ۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۰۰/- روپیہ جو کہ میں زیور کی صورت میں وصول کر چکی ہوں۔ انعام طلائی تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ ڈنڈیاں طلائی تولہ قیمت ۱۰۰/- روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ یا ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: امۃ العزیز بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبد العزیز خاوند موصیہ چک ۲۲۵/E.B گواہ شد: محمد علی بقلم خود چک ۲۲۵/E.B

وصیت ۱۳۳۵ ؎: راجہ دوست محمد ولد راجہ غلام محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال بیعت ۷/۵۱ ساکن ڈھاک ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری تنخواہ ۶۵/- روپیہ ماہوار ہے اسکا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میں اپنی آمد کی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اسکا بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: راجہ دوست محمد معرفت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری گواہ شد: محمد عبد اللہ بوتالوی گواہ شد: حافظ مختار احمد شاہجہانپوری

وصیت ۱۳۳۹ ؎: عبد المنان ولد علی محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی ساکن منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے میری ماہوار آمد اسوقت مبلغ ۱۷۳/- روپیہ ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ میں ماہوار ادا کرتا رہونگا میرے مرنے پر جس قدر متروکہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد المنان بقلم خود گواہ شد: ناصر علی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ منٹگمری گواہ شد: محمد شریف امیر جماعت احمدیہ منٹگمری

وصیت ۱۳۳۶ ؎: محمد سلیمان خان ولد چوہدری سلطان خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۴۶ء ساکن چک ۶۲/5.R ڈاکخانہ ... ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ جائداد نہیں۔ جو زمین وغیرہ الاٹ ہوئی ہے وہ میرے والد صاحب کے نام ہے جو کہ وہ ابھی زندہ ہیں اس لئے میرا اس پر کوئی حق نہیں میرا گذارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ ۱۸۷/- روپے ماہوار ہے میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع بھی مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی بھی انجمن مذکور مالک ہوگی۔ العبد: محمد سلیمان خان اسسٹنٹ سب انسپکٹر انچارج پولیس اسٹیشن منٹگمری۔ گواہ شد: ناصر علی سیکرٹری وصایا منٹگمری گواہ شد: محمد شریف امیر جماعت احمدیہ منٹگمری

وصیت ۱۳۳۳ ؎: ممتاز بیگم زوجہ مرزا محمد صادق صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال پیدائشی احمدی حال ظفر آباد ڈاکخانہ بشیر آباد ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اسوقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپیہ ہے زیور طلائی وزنی تین تولے اندازاً قیمت ۳۰۰/- روپیہ پشمینہ سوٹ ۱۰۰/- روپیہ میں سندھ یہ بالا جائداد قیمتی ۹۰۰/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی اور اس کے بعد اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور میری یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: ممتاز بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد: سید ولایت شاہ گواہ شد: مرزا محمد صادق خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۲۶ ؎: سکینہ بیگم زوجہ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن نبی سر روڈ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۲۵۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے ایک عدد اس بھینس جس کی قیمت ۳۰۰/- روپیہ ہے۔ کل میزان ۵۵۰/- روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں یا ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: سکینہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد: محمد شریف پریذیڈنٹ جماعت گواہ شد: محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ

وصیت ۱۳۲۸ ؎: غلام نبی ولد چوہدری مولا بخش صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے مزروعہ زمین نہری ۱۶ ایکڑ جدی واقعہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد سندھ۔ مزروعہ زمین نہری ۳۳ ایکڑ جو کہ خود پیدا کردہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدرآباد کل زمین مزروعہ نہری ۴۹ ایکڑ جس کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق ۱۶۰۰۰/- روپیہ کی ہے ایک راس گائے جس کی قیمت ۱۲۰/- روپے تین راس بھینس قیمت ۳۵۰/- روپیہ راس گھوڑی قیمت ۲۰۰/- روپیہ کل میزان ۱۷۰۲۰/- روپے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: موصی غلام نبی بقلم خود

وصیت نمبر ۱۳۲۵ ؎: محمد رفیع ولد شہاب الدین قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد اسوقت کوئی نہیں۔ اسوقت ماہوار آمد ۱۲۰/- روپے ہے۔ میں تازیست ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: دستخط محمد رفیع موصی گواہ شد: عبد السلام واقف زندگی محمد آباد اسٹیٹ سندھ گواہ شد: سید ولایت شاہ، انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۲۵۲ ؎: خورشید بیگم زوجہ چوہدری غلام نبی صاحب.... قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۶ء ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۱ ۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۳۰۰/- جو کہ بذمہ خاوند ہے اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: نشان انگوٹھا خورشید بیگم موصیہ: گواہ شد: عبد الرحمن پریذیڈنٹ کوٹ احمدیاں: گواہ شد: غلام نبی کوٹ احمدیاں۔

وصیت نمبر ۱۳۴۶ ؎: امۃ الحکیم بیوہ نواب خان مرحوم قوم چیمہ پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۲ ۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں زیور صرف پونے تین تولے میرے پاس ہے۔ قیمت اندازاً ۲۷۰/- روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں میں دفتر مصباح میں لوئر کلرک بھی کام کرتی ہوں ۳۱/- روپے ماہوار تنخواہ حاصل کرتی ہوں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ: موصیہ امۃ الحکیم معرفت دفتر مصباح ربوہ گواہ شد: عبد الحمید ولد صوفی نبی بخش گواہ شد: عبد الرحیم برادر امۃ الحکیم۔

وصیت نمبر ۱۳۴۳ ؎: امۃ الرشید زوجہ قریشی عبد المنان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فضل بھمبر ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۲ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مہر بذمہ خاوند ۷۶/- روپے۔ طلائی زیور چوڑیاں کانٹے ۳۵۰/- روپے۔ نقرئی زیور ہار ٹیڑیاں ۵۰/- روپے میزان ۸۶/- روپے اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: موصیہ امۃ الرشید بقلم خود گواہ شد: محمد محسن نصرت آباد اسٹیٹ۔ گواہ شد: ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۴۴ ؎: امۃ الرحمن زوجہ سید عبد الغنی شاہ قوم قریشی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن حال نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ فضل بھمبر ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۵۲ ۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے مہر بذمہ خاوند ۱۱۰۰/- زیور طلائی کانٹے ۱½ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپیہ زیور نقرئی ۵۰/- روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر میں اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامۃ: امۃ الرحمن بقلم خود گواہ شد: سید محمد محسن نصرت آباد اسٹیٹ گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۴۳ ؎: حمیدہ بیگم زوجہ چوہدری غلام احمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹ احمدیاں ڈاکخانہ ڈگری ضلع حیدرآباد صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵۱ ۱۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی کانٹے ۱½ تولہ قیمت ۱۵۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بہ وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دیجائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ: موصیہ حمیدہ بیگم نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: عبد الرحمن پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گواہ شد: غلام احمد خاوند موصیہ

جماعت احمدیہ کی قومی۔ سیاسی اور ملی خدمات

(صفحہ ۵ سے آگے)

اس وقت تک مسلمان محض اس اعلان سے ہرگز مطمئن نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح ایک اہم تجویز آل انڈیا مسلم کانفرنس اور آل انڈیا مسلم لیگ کو متحد کرنے کے لئے منظور کی گئی۔ جس پر مسلمانوں کی سیاسی موت و حیات کا دارومدار ہے۔ اسی طرح بعض اور مفید ضروری تجاویز منظور ہوئیں۔ اسی طرح خطبہ صدارت میں جس دلیری و بیباکی کے ساتھ حکومت کے رویہ کی مذمت اور حقوق مسلمین کی وکالت کا حق ادا کیا گیا ہے وہ بھی اس اجلاس کی ایک "تاریخی خصوصیت ہے"۔ (اخبار الامان دہلی ۳۰ دسمبر ۱۹۳۱ء)

ایڈیٹر اخبار الخلیل

نے لکھا تھا۔ کہ

(۳) چودھری ظفر اللہ خاں نے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس دہلی میں جو خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔ وہ اپنی نوعیت و سودمندی کے اعتبار سے وقت کا ایک اہم خطبہ ہے۔ اور اس میں مسلم جذبات کی صحیح صحیح ترجمانی کی گئی ہے۔ ہم چودھری صاحب کے ممنون ہیں۔ کہ آپ نے مسلم جذبات کی سچی وکالت کی۔ اور حکومت اور دنیا کو ایک دفعہ اور متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کے حقیقی مطالبات منظور نہ کئے گئے۔ اور انتخاب جداگانہ کے قیام میں پنجاب و بنگال میں مسلم اکثریت کے تحفظ۔ سندھ کی غیر مشروط علیحدگی۔ اور سرحد کو حقیقی اصلاحات کے عطا کرنے کی طرف مستعدانہ قدم نہ اٹھایا گیا۔ تو یہاں کوئی آئین کامیاب نہ ہوگا۔ اور مسلمان ہرگز مطمئن نہ ہوں گے۔ مسلم حقوق کی وکالت کا جو طریقہ آپ نے اختیار کیا۔ وہ بہت صحیح اور بہت درست تھا۔ تمام خطبہ آپ کی فاضلانہ اور دلیرانہ ترجمانی سے لبریز ہے۔ آپ نے اس خطبۂ صدارت میں جن گرانقدر خیالات کا اظہار کیا ہے۔ حقیقت میں وہی مسلمانوں کے خیالات ہیں۔ اس خطبہ کو پڑھ کر مخالفین کو یقیناً اپنے احتجاجی فعل و عمل پر افسوس ہوا ہوگا۔ اور ہونا چاہیئے۔"

(اخبار الخلیل دہلی یکم جنوری ۱۹۳۲ء)

خطبۂ صدارت پڑھے جانے کے بعد بھی اجلاس جاری رہا۔ اور اس میں جو کچھ ہوا وہ سب کا سب دوہرانا محال ہے۔ اس لئے ایک اجلاس کا قدرے حال ذیل میں درج کیا جا رہا ہے جو مسلم لیگ کی طرف سے ہی اخبارات میں شائع کیا گیا تھا۔

مسلم لیگ کے کھلے اجلاس کی روئیداد

"۲۷ دسمبر کو لیگ کا کھلا اجلاس منعقد ہوا۔ سب سے پہلے ایوان نے لیگ کے آئین و ضوابط میں ترمیم کے مسئلہ پر بحث شروع کی اور سب سے پہلے اہم تبدیلی جو آج صبح منظور ہوئی۔ لیگ کے مقصد کے متعلق تھی۔ اب تک لیگ کا مقصد تمام پرامن ذرائع سے ہندوستان کے لئے سوراج کا حصول تھا۔ سب کمیٹی نے تجویز کی ہے۔ کہ اس میں تبدیلی کی جائے۔ اور مقصد ہندوستان کے لئے کامل ذمہ دارانہ حکومت کا پرامن اور آئینی ذرائع سے حصول قرار دیا جائے۔ مسلم لیگ کا اجلاس ختم ہونے سے قبل سر محمد یعقوب نے مندوبین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کے خلاف مظاہروں کا تذکرہ کیا۔ اور ان اشخاص پر سخت نکتہ چینی کی۔ جو ان کے لئے ذمہ دار تھے۔ آپ نے کہا۔ تمام ایجی ٹیشن کے باوجود اجلاس کو عدیم النظیر کامیابی حاصل ہوئی۔ ایسا شاندار اجلاس لیگ کی تاریخ میں کبھی منعقد نہیں ہوا۔ اور کونسل کے ارکان نے غیر معمولی تعداد میں شرکت کی ہے۔ چودھری ظفر اللہ خاں نے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا۔ میری صدارت کی مخالفت سے لیگ میں ایک نئی زندگی پیدا ہو گئی ہے۔ آپ نے ہندوستان میں اسلام کے مستقبل پر اپنے غیر متزلزل اعتماد کا اظہار کیا"

اس کے بعد ہم آل انڈیا مسلم لیگ کے آنریری سکرٹری سر مولوی محمد یعقوب صاحب کے ایک مفصل بیان اور تبصرہ سے جو لیگ کے اس اہم اجلاس پر آپ نے بعد میں کیا تھا۔ چند سطور اخذ کر کے ذیل میں درج کرتے ہیں ان کے پڑھنے سے بھی اغیار کی ریشہ دوانیوں اور اس اجلاس کی اہمیت اور صدر محترم کے خطبۂ صدارت کی اصل شان کا کسی قدر اندازہ ہو سکے گا۔

مسلم لیگ کے اجلاس دہلی پر سر محمد یعقوب صاحب کا تبصرہ

آل انڈیا مسلم لیگ کو اپنا سالانہ اجلاس منعقد کرنے میں جو دشواریاں دہلی میں ۲۶ دسمبر ۱۹۳۱ء کو پیش آئیں وہ پہلی مرتبہ نہ تھی۔ بلکہ اس سے پیشتر کئی مرتبہ لیگ کے مخالفوں نے اس کو توڑنے اور اس کے جلسوں کو

(باقی صفحہ ۸ پر)

عرب ممالک اور ترکی میں خوشگوار تعلقات قائم ہو جائیں گے

ترکی اسرائیلی ایجنٹوں پر پابندی عائد کر رہا ہے؟

دمشق ۱۰ مارچ۔ شامی حلقوں کو امید ہے کہ مستقبل قریب میں عرب ممالک کے متعلق ترکی کی پالیسی میں تبدیلی واقع ہو جائے گی۔ ترکیہ کی نئی پالیسی یہ ہو گی کہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات کو کم کر کے دنیائے عرب کے ساتھ تعلقات . . . . کو مضبوط کیا جائے۔ تعلقات کو بہتر بنانے کے سلسلہ میں ترکی کا ایک اقدام یہ بھی ہو گا کہ عرب ممالک میں ترکی سفارت خانوں کے ساتھ ثقافتی اتاشی بھی مقرر کئے جائیں گے۔

دمشقی حلقوں کو امید ہے کہ حکومت ترکیہ ترکی میں اسرائیلی ایجنٹوں کی تجارتی سرگرمیوں پر بعض پابندیاں عاید کر دے گی اور حیفہ اور سکندریہ کے درمیان نامہ و پیام کا سلسلہ بھی کم ہو جائیگا۔

واضح رہے کہ ترکی اور عرب ممالک کے درمیان تعلقات کشیدہ ہونے کی وجہ اسرائیل کے ساتھ ترکی کا تعاون ہے۔ یہ تعاون عربوں کے مفاد کے منافی ہے اور اسرائیل کے اقتصادی بائیکاٹ کو نقصان پہنچاتا ہے۔ (اسٹار)

۳۵ ہزار عورتوں اور بچوں کی امداد

نیویارک ۱۰ مارچ اسرائیل اور اردن کے درمیان دیہات میں رہنے والے ۳۵ ہزار خواتین اور بچوں کو بچوں کے امدادی ادارے کی طرف سے ہنگامی امداد دی جا رہی ہے۔ یہ لوگ ساٹھ مختلف دیہات میں آباد ہیں۔ (اسٹار)

عیسائیوں کی طرف سے عرب مہاجرین کی امداد

عمان ۱۰ مارچ مشرق قریب میں عرب مہاجرین کی امداد کی عیسائی سوسائٹی کا ایک اجلاس یروشلم میں منعقد ہو رہا ہے تا کہ مہاجرین کی امداد کے لئے امدادی پروگرام کو منظم اور مشورہ کرنے کے طریقے سوچے جائیں۔ اس اجلاس میں مشرق قریب میں سوسائٹی کی تمام شاخوں کے نمائندے شریک ہوں گے۔ (اسٹار)

چودھری ظفر اللہ اور ڈاکٹر گراہم کی غیر رسمی ملاقات

کراچی ۹ مارچ۔ اقوام متحدہ کے نمائندہ برائے پاکستان و بھارت ڈاکٹر فرینک گراہم نے آج تیسرے پہر پاکستان کے وزیر خارجہ چودھری محمد ظفر اللہ خاں کے ساتھ ان کے مکان پر ملاقات کی۔ برصغیر پاک ہند میں آمد کے بعد سے وزیر خارجہ سے یہ ان کی پہلی ملاقات تھی۔

ملاقات چو چار بجے شروع ہوئی ایک گھنٹہ ۲۰ منٹ جاری رہی۔ یہ ملاقات ابتدائی اور غیر رسمی نوعیت کی بتائی گئی ہے۔ اس موقعہ پر ڈاکٹر گراہم کے پرنسپل سیکرٹری مسٹر گول ا ے مارن اور پولیٹیکل آفیسر ہے آفیسر الفی اینگرنہ اور وزارت امور کشمیر پاکستان کے ڈپٹی سیکرٹری جناب آفتاب احمد خاں بھی موجود تھے۔

وزیر خارجہ اور ڈاکٹر گراہم کے درمیان کسی آئندہ ملاقات کیلئے وقت مقرر نہیں کیا گیا۔

پاکستان کیلئے نئی امریکی امداد

واشنگٹن ۱۰ مارچ۔ باہمی حفاظتی پروگرام کی رپورٹ کے تحت دو کروڑ ڈالر کی نئی اقتصادی امداد کیلئے گفت و شنید کی جا رہی ہے۔

یہ رپورٹ صدر ٹرومین کی طرف سے امریکی کانگرس کو ارسال کی جا رہی ہے۔ اس کے تحت پاکستان کے لئے فنی امداد کا پروگرام وسیع کر دیا جائیگا۔ زرعی ترقی کیلئے نئے چھوٹے پیمانہ پر کام بھی شروع کر دیا گیا ہے رپورٹ میں لکھا ہے کہ پاکستان ایک کم عمر مملکت (۱) ہے جو پہلے ہی کافی ترقی یافتہ اور مضبوط ہے اس سے مغرب کیلئے اس کی دوستی مشرق قریب کے استحکام کے لئے بہت مفید ثابت ہو گی۔

بقیہ صک

کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا

ناکام بنانے میں سعی اور کوشش کا کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا . . . . لیکن خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ حق کی فتح اور باطل کی شکست ہوئی۔ ہندو اخبارات لیگ کے اجلاس کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دکھانے کی کیسی ہی کوششیں کریں۔ مگر ان کے دل جانتے ہیں کہ ہمارا یہ اجلاس کس قدر کامیاب اور عظیم الشان تھا لیگ نے اس موقع پر جو تجاویز پاس کی ہیں ان کے پڑھنے اور چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کا فاضلانہ خطبۂ صدارت دیکھنے کے بعد ہر ایک دردمند مسلمان تسلیم کرے گا کہ اگر لیگ اس موقعہ پر خاموش رہتی تو وہ آئندہ کبھی مسلمانوں کی نیابت کا دعویٰ نہیں کر سکتی تھی۔ اور اس وقت کی ہماری خاموشی مسلمانوں کے قومی مفاد کے لئے کس قدر باعث مضرت تھی۔ یہ امر قابل اطمینان اور باعث مسرت ہے کہ دہلی کے مسلم اکابر اور ممتاز علماء میں سے کسی نے لیگ کی مخالفت میں حصہ نہیں لیا۔

بلکہ وہ سب اس طوفان بے تمیزی کو نہایت نفرت کی نظر سے دیکھ رہے تھے۔ حتیٰ کہ جناب ڈاکٹر انصاری صاحب اور مولانا ابوالکلام صاحب آزاد بھی مخالفین لیگ کی اس حرکت کو نہایت ناپسندیدہ خیال کرتے ہیں۔ بہرحال لیگ کا اجلاس تو ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے اس مخالفت کی وجہ سے لیگ کی قوت عمل میں ایک نئی روح پیدا کر دی۔ لیکن اب دیکھنا یہ ہے کہ مسلمانوں کو آئندہ کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اور اسلام کے دشمن جو اسلام کی مخالفت خود مسلمانوں کے ہاتھوں سے کراتے ہیں۔ اس کا کس طرح سدباب کیا جائے۔"

چونکہ مزید بیانات کے اندراج کی گنجائش نہیں۔ اس لئے اسی پر بس کرتے ہوئے متوقع ہیں۔ کہ قارئین کرام ان مختصر سے اقتباسات سے ہی اس اجلاس کی اہمیت کو بخوبی سمجھ گئے ہوں گے اور اندازہ لگا لیا ہو گا کہ ہمارے محترم چوہدری صاحب نے اپنے بعد میں آنیوالوں کیلئے کس قدر راستہ صاف کر دیا۔ اور لیگ کو زندہ اور فعال بنانے کے ساتھ ہی اسے شاہراہ ترقی پر ڈال کر سب کے آگے بڑھا دیا۔

مسئلہ فلسطین کو حل کئے بغیر مشرق وسطیٰ میں حالات نہیں سدھر سکتے

بغداد ۱۰ مارچ۔ عراق کے ایک مدبر ڈاکٹر فاضل الجمالی نے جنہوں نے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے ملک کے وفد کی قیادت کی تھی۔ انتباہ کیا ہے کہ جب تک مسئلہ فلسطین کا فیصلہ نہیں ہوتا مشرق وسطیٰ کی صورت حال بھی نہیں سدھر سکے گی۔

ڈاکٹر جمالی نے بتایا کہ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں عراقی وفد کی طرف سے یہودیوں کے اس پروپیگنڈے کی زبردست تردید کی گئی تھی۔ کہ عرب مہاجرین کو اپنے وطن واپس جانے سے روکا جائے۔

انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ مہاجرین کے مستقبل اور ان کے حقوق کے متعلق اپنی ذمہ داریوں کو ادا نہیں کر رہی۔ (اسٹار)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں